Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II Sem, Paper. 07
7. Title/Heading of e-content : SYEDNA USMAN GHANI "RAZ"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 28.08.2020

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

M. A II Sem. Paper 07

سیدنا عثمان بن عفان بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی پیدائش ۵۷۶ء میں مکہ میں ہوئی۔ آپ اسلام کے تیسرے خلیفۂ راشد ہیں۔ آپ قریش کی شاخ بنو امیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں عبد مناف سے نبی کریمؐ تک جا پہنچتا ہے۔ بنو ہاشم کے بعد شرف و سیادت میں کوئی خاندان یا قبیلہ بنو امیہ کا ہم پلہ نہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کا بیان ہے کہ زبانِ نبوتؐ میں نہ جانے کیا تاثیر تھی کہ میں بے اختیار کلمۂ شہادت پڑھنے لگا اور آپؐ کے دستِ مبارک میں ہاتھ دے کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

دورِ جاہلیت میں آپ کا شمار ان چند اشخاص میں ہوتا تھا جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے اس لئے آپ کاتبِ وحی بھی تھے۔ پیشے کے لحاظ سے تاجر تھے۔ انتہائی دولت مند، فیاض اور غنی تھے۔ قبول اسلام کے بعد اپنی ساری دولت دین و ملت کی نذر کر دی۔ حضرت مروہ بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہؐ نے فتنوں کا بیان کیا۔ اس وقت ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے گزرا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ شخص اس دن (یعنی فتنوں کے دور میں) ہدایت پر ہوگا۔ میں نے جا کر دیکھا تو وہ شخص حضرت عثمان غنیؓ تھے۔

سیدنا عثمانؓ کے دورِ خلافت میں آرمینیہ اور آذربائیجان کی مہم میں شام، مصر، عراق وغیرہ کی فوجیں جمع تھیں جن میں زیادہ تر نو مسلم اور عجمی تھے جن کی مادری زبان عربی نہ تھی۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اس جہاد میں شریک تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ اختلافِ قرأت عام ہے اور ہر ایک اپنے ملک کی

قرأت کو درست سمجھتا ہے۔ وہ جہاد سے واپس آئے تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کو مفصل حالات سے آگاہ کیا اور عرض کی کہ امیر المؤمنین اگر جلد اس کی اصلاح نہ کی گئی تو مسلمان خدا کی کتاب میں بھی سخت اختلاف پیدا کر دیں گے۔ حضرت حذیفہؓ کی توجہ دلانے پر حضرت عثمانؓ کو بھی یہ خیال ہوا۔ حالانکہ حضرت حذیفہؓ کی نشاندہی سے قبل سیدنا عثمانؓ کو اس بات کا بار بار خیال آتا تھا۔ حضرت حذیفہؓ کے مشورے نے اس کے سبب قوت عطا کی اور سیدنا عثمان غنیؓ نے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے عہد صدیقی کا مرتب اور مدون کیا ہوا نسخہ حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت سعید بن العاص سے اس کی نقلیں کرا کے تمام ممالک اسلامیہ میں بھیج کر اس کی اشاعت کرا دی۔ حضرت عثمانؓ کے اس کارنامے کی توثیق کرتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی خیر ہو۔ انہوں نے مصاحف کے بارے میں جو کچھ کیا اپنی رائے سے نہیں بلکہ ہماری ایک جماعت سے مشورہ کر کے کیا۔ ایک اور مقام پر حضرت علیؓ نے یوں فرمایا کہ میں خلیفہ ہوتا تو مصحف کے بارے میں وہی کرتا جو حضرت عثمانؓ نے کیا۔

بیعت الرضوان کے موقع پر نبی کریمؐ نے اپنے دست مبارک کو حضرت عثمانؓ کا دست مبارک قرار دیتے ہوئے اُنؓ کی طرف سے بیعت کی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کی بدولت تقریباً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں نے اپنی رضا مندی کا اعلان فرمایا۔ نبی اکرمؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ اللہ آپ کو ایک قمیص پہنائے گا (یعنی خلافت عطا فرمائے گا)۔ لوگ چاہیں گے کہ آپ وہ قمیص اتار دیں (یعنی خلافت سے دستبردار

ہو جائیں۔ اگر آپ رض لوگوں کی وجہ سے خلافت سے دستبردار ہو گئے تو
جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی۔ یہی وجہ تھی کہ سیدنا عثمان غنی رض
باغیوں کے بھرپور مطالبہ کے باوجود بھی مسند خلافت سے دستبردار
نہ ہوئے اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنی جان
قربان کر دی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ رقیہ رض کا
نکاح آپ رض کے ساتھ کر دیا۔ حضرت بی بی رقیہ کے انتقال کے بعد
آپ ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی بھی حضرت عثمان رض کے نکاح میں
دے دی۔ اسی لئے آپ رض کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے
یہ بھی فرمایا کہ میری مزید بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے
عثمان رض کی زوجیت میں دے دیتا حتیٰ کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہتیں۔
حضرت عثمان رض سابقین اولین اور اول مہاجرین عشرہ
مبشرہ میں سے ہیں اور ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں
سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جمع قرآن کی عزت عطا فرمائی۔
آپ رض کا سب سے بڑا وصف حیا تھا۔ انتہائی شرمیلے، بے حد
رحم دل، نہایت محسن اور حلیم و متین تھے۔ نیکی سے محبت اور منکرات
سے نفرت کرتے تھے۔ مکروہات سے طبعاً متنفر تھے۔ نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا کہ میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں جس سے فرشتے
بھی حیا کرتے ہیں۔ امام ترمذی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رض کی
روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق
ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق عثمان رض ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک عثمان رض میرے صحابہ رض
میں خلق کے اعتبار سے میرے مشابہ ہیں۔
حضرت عثمان رض نے ~~اپنے دور خلافت میں~~ مسلمانوں کی روزمرہ
ضروریات کو پورا کیا۔ خصوصاً ٹھنڈے میٹھے پانی کے کنوئیں وقف کئے۔

غزوات میں اسلحہ، سواریاں اور فوجی راشن کا بندوبست کرنا
اور زمین خرید کر مسجدِ نبویؐ کی توسیع کرنا آپؓ کی امتیازی شان ہے
حتیٰ کہ غزوہ تبوک کے موقع پر روایات کے مطابق نو سو اونٹ
ایک سو گھوڑے بہت سی چاندی اور ایک ہزار دینار خدمتِ نبویؐ
میں پیش کیے۔ جس پر خوش ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ آج کے بعد
عثمانؓ کچھ بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔

حضرت عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ
مبارک میں اعلیٰ درجے کی مشاورتی کونسل کے رکن تھے اس کی بنا پر
کوئی غزوہ ہو یا کوئی اور اہم معاملہ اس میں شریک رہتے تھے۔
انؓ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد ۱۴۶ ہے۔ فقہ میں درک حاصل
تھا۔ اس اعتبار سے ان کا شمار فقیہہ صحابہ میں ہوتا تھا۔ عہدِ صدیقؓ
اور عہدِ فاروقؓ میں مجلسِ افتاء اور شوریٰ کے رکن رہے۔ خصوصاً
علم الفرائض اور علم المناسک میں آپؓ کا درجہ بہت بلند ہے۔
علم الفرائض میں زید بن ثابتؓ اور علم المناسک میں حضرت عبداللہ
بن عمرؓ ان کے ہم پلہ تھے۔ بے شمار مصروفیات اور مشاغل کے باوجود
کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ نماز انہماک،
خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اس درجہ محویت ہوتی کہ گرد و پیش
کی خبر نہ ہوتی۔ حضرت عثمانؓ تمام غزوات میں حضرت محمدؐ کے ساتھ
جان و مال سے شریک رہے۔ البتہ غزوۂ بدر میں اپنی اہلیہ حضرت
بی بی رقیہؓ کی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔

شہادتِ عثمان غنیؓ کے چند وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) صحابہ کرامؓ کی وہ نسل جو فیضانِ نبوتؐ سے براہِ راست مستفیض
ہوئی تھی، وہ ختم ہو چکی تھی اور جو لوگ موجود تھے اپنی کہن سنی کی
وجہ سے گوشہ نشین ہو رہے تھے اور ان کی اولادیں ان کی جگہ لے رہی تھیں
اور ایمان کی سطح پر یہ کمزور تھے جس کی وجہ سے بیہودگیوں اور

مجوسیوں نے سازشوں کا جال بچھایا۔

(۲) حضرت عثمان فطرتاً نیک، ذی مروت اور نیک خو تھے۔ لوگوں سے سختی کا برتاؤ نہیں۔ اکثر چھوٹے جرائم کو بردباری اور حلم سے ٹال دیا کرتے تھے۔

(۳) ہر امام کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے رکن اور عمال اس کے مطیع اور فرماں بردار ہوں۔ اسلام کی دوسری نسل جو اب پہلی نسل کی جگہ لے رہی تھی اس میں امام وقت کی اطاعت کا وہ جذبہ موجود نہ تھا جس طرح کا اول الذکر میں موجود تھا۔ ایسی حالت حضرت عثمان رض نظام خلافت کے استحکام و قیام کے لئے اپنے قبیلہ بنو امیہ میں سے زیادہ افراد لینے پر مجبور ہو گئے

(۴) مختلف مفتوح قوموں کے شورش پسند اشخاص اس لئے حضرت عثمان رض کی خلافت کے درپے تھے کہ شاید اس سے ان کی حالت میں کچھ فرق پیدا ہو۔

(۵) غیر قوموں کے جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے یا مسلمانوں نے جن قوموں کی عورتوں کو بیویاں یا باندیاں بنا لیا۔ ان کی اولاد بھی فتنہ کا باعث بنیں۔

بہرحال ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمان رض نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا ص اور حضرت ابو بکر رض عنہما تشریف فرما ہیں اور رسول خدا ص فرما رہے ہیں کہ عثمان جلدی کرو۔ ہم تمہارے منتظر ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ص نے فرمایا کہ عثمان آج جمعہ میرے ساتھ پڑھنا۔ بیدار ہو کر آپ نے لباس تبدیل کیا اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ حضرت عثمان رض کے دروازے پر حضرت علی رض حضرت عبداللہ بن زبیر رض اور حضرت حسن بن علی رض پہرہ دے رہے تھے۔ باغیوں نے حملہ کیا۔ ان لوگوں نے مدافعت کی اور زخمی ہو گئے اور باغیوں کے چار آدمی اندر داخل ہو گئے اور حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تلاوت قرآن فرماتے ہوئے شہید کردیا۔ کتاب اللہ کے سب سے بڑے محافظ و خادم، صاحب حیا و ایمان کی نعش مبارک دو دنوں تک بے گور و کفن پڑی رہی۔ تیسرے دن صرف ۱۷ اشخاص نے نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت زبیر بن مطعم رض نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت علی رض نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ میں عثمان رض کے خون سے بری ہوں۔ حضرت سعید بن زید رض نے کہا کہ اس بد اعمال پر واجب ہے کہ کوہ احد پھٹے اور تم پر گر پڑے۔ حضرت انس رض نے فرمایا کہ حضرت عثمان رض جب تک زندہ تھے ان کی تلوار نیام میں لٹکی رہی۔ آج سے ان کی شہادت کے بعد یہ تلوار نیام سے نکلے گی اور تا قیامت کھلی رہے گی۔ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ اگر عثمان کے خون کا مطالبہ کیا جاتا تو لوگوں پر آسمان سے پتھر برستے۔ حضرت کعب بن مالک رض کو جب شہادت کی خبر ملی تو اشعار کہے اور جن کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عثمان رض کے بعد بلائیں مسلمانوں سے دور نکلے گی جس طرح تیز آندھیاں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ شہادت عثمان کے بعد حضرت حذیفہ رض نے فرمایا کہ عثمان رض کے قتل سے اسلام میں ایک رخنہ پڑ گیا ہے اور اب وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College
Aurangabad

Course: M.A. II Sem, Paper-07

Title/Heading of E-Content: SYEDNA USMAN GHANI "RAZI"

WhatsApp No. 9431632576